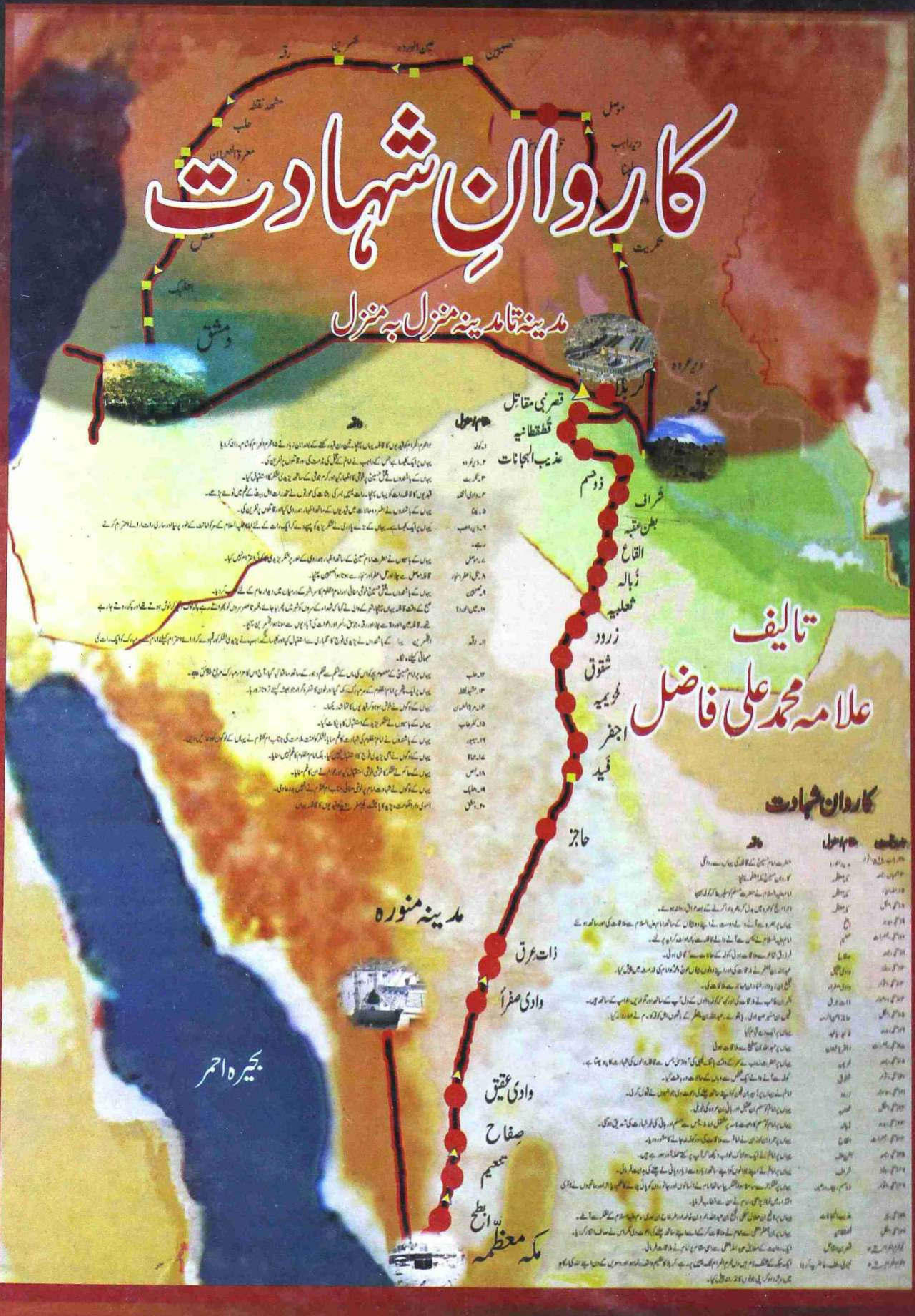
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف

علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّھدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

دفاع کرو"

جب اس خاتونِ معظمہ کے الفاظ باوفا اصحاب کے کانوں میں پہنچے تو سب کی دھاڑیں نکل گئیں اور وہ روتے ہوئے اپنے خیموں میں واپس آ گئے۔

امامؑ کے اصحاب وانصار کی یہ جرأت، یہ عظمت، یہ جانثاری اور یہ فداکاری اور جذبہ قربانی دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے:

"بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ ، طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْهَا دُفِنْتُمْ ، وَفُزْتُمْ فَوْزاً عَظِیْماً"

اے اصحاب ذی وقار میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، تم بھی پاک و پاکیزہ اور وہ زمین بھی پاک و پاکیزہ جس میں تم محوِ آرام واستراحت ہو اور بہت بڑی کامیابی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہو۔

مخدراتِ عصمت کو امامؑ کی تلقینِ صبر

(کتاب انساب الاشراف، طبری، کامل ابن اثیر، ارشاد مفید، مقتل خوارزمی تاریخ یعقوبی، اخبار زینبیات میں ہے کہ)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

میرے والد بزرگوار حضرت امام حسین علیہ السلام دس محرم کی رات کو ایک خیمہ میں اپنے یار وانصار کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوذر غفاری کے غلام "جون" آپؑ کی تلوار کو ٹھیک کر رہے تھے، جبکہ میری پھوپھی جناب زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا میرے خیمے میں بیٹھی میری تیمارداری میں مصروف تھیں، تو اتنے میں والد گرامی نے یہ اشعار پڑھنا شروع کر دیئے:

يَا دَهْرُ اُفٍّ لَّکَ مِنْ خَلِيْلٖ کَمْ لَکَ بِالْاِشْرَاقِ وَالْاَصِيْلٖ .
مِنْ صَاحِبٍ اَوْ طَالِبٍ قَتِيْلٖ وَ الدَّهْرُ لَا يَقْنَعُ بِالْبَدِيْلٖ
وَاِنَّمَا الْاَمْرُ اِلَى الْجَلِيْلٖ وَ کُلُّ حَيٍّ سَالِکٌ سَبِيْلٖ

اے زمانے تجھ پر افسوس کہ کس قدر شب و روز تو دوستوں اور چاہنے والوں کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے اور عوض کو بھی قبول نہیں کرتا، تمام امور کی بازگشت خداوند جلیل و عظیم کی طرف ہے اور ہر ذی روح نے یہی راستہ اختیار کرنا ہے۔

بالفاظ دیگر:

زندہ ہے جو وہ موت کی تکلیف سہے گا
جب احمد مرسلؐ نہ رہے کون رہے گا

بابا نے یہی اشعار دو یا تین مرتبہ دہرائے، جس سے میں سمجھ گیا کہ آپ اپنی زندگی کے آخری لمحات کی طرف اشارہ کر کے اپنی شہادت کا اعلان کر رہے ہیں، میرا جی بھر آیا لیکن میں نے اپنے گریہ پر قابو رکھا، مگر میری پھوپھی جناب زینبؑ سے ضبط نہ ہو سکا اصحاب کے لوٹ جانے کے بعد پھوپھی زینبؑ بھائی کے خیمے میں تشریف لے گئیں اور عرض کرنے لگیں:

''ہائے افسوس مجھ پر، لَیتَ الْمَوْتَ اَعْدَمَنِی الْحَیٰوۃَ'' اے کاش کہ میں مر چکی ہوتی اور یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

اے میرے مرحوم بزرگوں کی یادگار! اور اے زندہ رہ جانے والوں کی جائے پناہ حسینؑ! ان حالات نے ہمارے لئے بابا علیؑ اور اماں زہراؑ اور بھائی حسنؑ کی مصیبت کو تازہ کر دیا ہے۔

امامؑ نے ایک حسرت بھری نگاہ اپنی بہن زینبؑ پر ڈالی اور انہیں صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: ''ماں جائی زینبؑ بہن! حلم اور بردباری آپ کے گھر کا ورثہ ہے، صبر سے کام لو بہن!

مگر قربان جایئے حسینؑ کے کہ انہوں نے جب زہرا کی بیٹی کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح ٹپکنے لگے اور عربوں کی ایک ضرب المثل کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''لَوْ تُرِکَ الْقَطَا لَنَامَ''

اگر قطا نامی پرندے کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو وہ آرام کرلے۔

اور یہ ضرب المثل وہاں بیان کی جاتی ہے جب کسی انسان کو چاروں طرف سے گھیر لیا جائے اور اس کیلئے کوئی چارہ باقی نہ رہ جائے، گویا اس سے امامؑ کا اشارہ یہ تھا کہ ان نام نہاد مسلمانوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور اب موت کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

یہ سن کر زینبؑ دلگیر نے کہا:

''ہائے ماں جائے!! آپ کو مجھ سے جدا کر دیں گے؟

یہ کہا اور منہ پر ماتم کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ بیہوش ہو کر گر پڑیں، امام کے پاس اگر پانی ہوتا تو ان کے منہ پر

چھڑک کر ہوش میں لاتے، یقیناً آنسوؤں کی بارش سے انہیں ہوش میں لایا ہوگا، چنانچہ زینب کبریٰؑ کے ہوش میں آجانے کے بعد امام الصابرین نے اپنی قابلِ توقیر بہن، ثانی زہراؑ، زینب کبریٰؑ کو تسلی دی اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یَـا اُخْتَـاهُ تَـعَزِّی بِـعَـزَآءِ الـلّٰهِ ، وَاعْلَمِی اَنَّ اَهْلَ الْاَرْضِ یَمُوْتُوْنَ وَاَهْلَ السَّمَآءِ لَا یَبْـقَـوْنَ ،وَاَنَّ کُـلَّ شَـیْءٍ هَـالِکٌ اِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ ، اَلَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ بِقُدْرَتِهٖ ، وَیَبْعَثُ الْخَلْقَ فَیَعُوْدُوْنَ وَهُوَ فَرْدٌ وَّحْدَهٗ"

پیاری بہن! تسلی کرو، خدا کی رضا کیلئے صبر کرو، بہن! اچھی طرح جانتی ہو کہ تمام دنیا نے ختم ہو جانا ہے سوائے اس معبودِ حقیقی کے کسی نے بھی زندہ نہیں رہنا جس نے دنیا کو خلق فرمایا ہے اور وہی تمام لوگوں کو دوبارہ اٹھائے گا اور وہی ذات بابرکات بے مثل و بے مثیل و بے مثال ہے۔

"......اَبِیْ خَیْرٌ مِّنِّیْ وَاُمِّیْ خَیْرٌ مِّنِّیْ وَاَخِیْ خَیْرٌ مِّنِّیْ ، وَلِیْ وَلَهُمْ وَلِکُلِّ مُسْلِمٍ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ ......"

میرے بابا، میری ماں میرے بھائی مجھ سے بہتر تھے جو راہی ملک بقا ہوئے، مجھے، ان کو اور تمام مسلمانوں کو سرکار رسالت مآبؐ کے اسوہ پر چلنا چاہئے اور وہ بھی عالم بقا کو سدھار چکے ہیں......"

پھر آپ نے مخدرات عصمت وطہارت کو ان کا نام لے لے کر صبر کی تلقین فرمائی، اور کہا:

"یَـا اُخْتَاهُ ، یَااُمَّ کُلْثُوْمٍ ، یَا فَاطِمَةُ ، یَارُبَابُ ! اُنْظُرْ نَ اِذَا قُتِلْتُ فَلَا تَشُقَقْنَ عَلَیَّ جَیْبًا وَّلَا تَخْمَشْنَ وَجْهًا وَّلَاتَقُلْنَ هَجْرًا'

بہن زینبؑ! ام کلثومؑ! فاطمہؑ اور ربابؑ! خیال رکھنا، میری شہادت کے بعد نہ تو گریبان چاک کرنا، نہ چہرے کو زخمی کرنا اور نہ ہی ایسی کوئی بات کرنا جو تمہاری شان کے خلاف ہو"

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب پھوپھی سے غشی کی کیفیت ختم ہوئی تو بابا انہیں میرے خیمے میں لے آئے اور خود اپنے خیمے میں تشریف لے گئے"

اختتام شب

''کتاب نفس المہموم'' میں شیخ صدوق علیہ الرحمہ سے نقل کیا گیا ہے کہ، جوں جوں شبِ عاشور! اپنے اختتام کے قریب ہوتی جارہی تھی اور سپیدۂ سحر نمودار ہونے والا ہی تھا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی اچانک مختصر سی آنکھ لگ گئی اور بیدار ہونے کے بعد اپنے اصحاب سے فرمایا:

''اِنِّی رَأَیۡتُ فِی مَنَامِی کَأَنَّ کِلَابًا قَدۡ شَدَّتۡ عَلَیَّ تَنۡتَهِشُنِیۡ وَفِیۡهَا کَلۡبٌ اَبۡقَعُ ، رَأَیۡتُهٗ اَشَدَّهَا ، وَاَظُنُّ اَنَّ الَّذِیۡ یَتَوَلّٰی قَتۡلِی رَجُلٌ اَبۡرَصُ مِنۡ هٰٓؤُلَآءِ الۡقَوۡمِ''

میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ کتے مجھ پر بڑی شدت کے ساتھ حملہ آور ہو رہے ہیں، اور ان میں سے زیادہ حملے سیاہ وسفید رنگ کا کتا کر رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب میری شہادت قریب ہے اور میرا قاتل برص کا مریض ہوگا۔

پھر فرمایا:

''وَاِنِّیۡ رَأَیۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ بَعۡدَ ذَالِکَ وَ مَعَهٗ جَمَاعَةٌ مِّنۡ اَصۡحَابِهٖ وَهُوَ یَقُوۡلُ اَنۡتَ شَهِیۡدُ هٰذِهِ الۡاُمَّةِ ......عَجِّلۡ وَلَا تُؤَخِّرۡ ......''

اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے کچھ اصحاب کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ ''تم اس امت کے شہید ہو......آج رات کا کھانا تم نے ہمارے ساتھ کھانا ہے، پس اب جلدی کرو دیر نہ کرو......''

''هٰذَا مَارَأَیۡتُ قَدۡ اَنِفَ الۡاَمۡرُ وَاقۡتَرَبَ الرَّحِیۡلُ مِنۡ هٰذِهِ الدُّنۡیَا لَاشَکَّ فِیۡهِ''

تو اے میرے باوفا اور جاں نثار ساتھیو! یہ خواب اس بات کی علامت ہے کہ میری اجل بہت قریب ہے اور بغیر کسی شک وتردید کے اس فانی دنیا سے بہت جلد کوچ کرنے والا ہوں۔